سوال

(38) کیاہندوؤں میں نبوت تھی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کرشن گوتم بدھ اورزردشت کے متعلق وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کرشن گوتم بدھ اورزردشت وغیرہم کے متعلق صحیح طورپرکچھ نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ قرآن وحدیث میں ان کے متعلق کچھ بھی نہیں آیا ہے ۔ قرآن نے اصولی طورپر بتایا ہے کہ ہم نے ہرملک میں کوئی نہ کوئی نبی اورہادی نذیر ضرور بھیجا ہے اورقرآن کریم میں کچھ نبیوں کا احوال بیان بھی کیا گیا ہے اورکچھ کا نہیں اورہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ ہندوستان اوردوسرے ممالک میں بھی نبی ضرور آئے ہوں گے ۔ لیکن کیا وہ مذکورہ آدمی ہوسکتے ہیں؟ اس کے بارے میں ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے ۔

کہ واقعی وہ نبی ہوں لیکن بعد کے لوگوں نے ان کی تعلیم کو بگاڑ کر کفر وشرک کی ملاوٹ کردی ہوجس طرح یہود ونصاری نے کیا کہ ان کا اصل دین تو صحیح تھا لیکن ان کے نبی حضرت موسی علیہ السلام اورحضرت عیسی علیہ السلام کے جانے کے بعد انہوں نے تورات وانجیل میں تحریف کردی اوران کی تعلیمات کو بگاڑدیا ۔ لہذا ہوسکتا ہے کہ مذکورہ ہستیاں بھی اصل میں نبی ہوں لیکن ان کے جانے کے بعد ان کی امت نے راستے کو تبدیل کردیا ہو بہرحال ان کتابوں میں تحریف ہوچکی ہے اس لیے ان میں حق کی تلاش عبث اورفضول ہے ۔

صحیح معنی میں حق صرف کتاب اللہ یعنی قرآن کریم میں محفوظ ہے ۔ لہذا حق صرف وہاں سے ہوگا اوریہ ہوسکتا ہے کہ یہ واقعی نبی نہ ہوں بلکہ محض فلسفی یا معلم وغیرہ ہوں ۔ بہرحال چونکہ کتاب وسنت میں ان کے متعلق کوئی وضاحت نہیں ہے اس لیے حتمی طورپرکچھ نہیں کہا جاسکتا اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس سلسلہ میں سکوت وتوقف اختیار کیا جائے ۔ واللہ اعلم!

باقی حضرت لقمان علیہ السلام ایک دانا، وحکیم اورنیک بندہ تھا ۔ قرآن کریم کے طرزبیان سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی نہیں تھے بلکہ ایک دانا اورنیک صالح بندہ تھا، باقی حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں صحیح بات یہ ہے وہ نبی تھے کیونکہ قرآن کریم میں ان کے احوال کے آخرمیں خضر علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي (الكهف: ٨٢)

''اوریہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا ہے ۔''

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام صاحب وحی تھے اوروحی انبیاء کرام کی طرف ہی آتی ہے اسی طرح حضرت موسی علیہ السلام کو علم سیکھنے کی غرض ان کی طرف

بھیجا اور ظاہر ہے کہ ایک نبی کو نبی کی طرف ہی علم سیکھنے کی غرض بھیجنا مناسب ہے نہ کہ غیر نبی کی طرف۔ واللہ اعلم!

باقی حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ وہ فوت ہوچکے ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے وعدہ لیا گیا تھا کہ نبی کریم ﷺ کی حیاتی میں جو بھی زندہ رہا وہ آپ ﷺ پر ضرور ایمان لائے گا اور آپ کی مدد کرے گا جس طرح سورۃ آل عمران پارہ ۳ رکوع ۹ میں ہے۔

لہذا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو ضرور نبی ﷺ کی مدد کے لیے آتے اور آپ پر ایمان لاتے مگر ایسا کوئی بھی واقعہ نہیں ہے، لہذا وہ فوت ہوچکے ہیں۔ قرآن وحدیث کے مطابق اس وقت صرف حضرت عیسی علیہ السلام زندہ ہیں جو کہ آسمان پر ہیں اور آخری وقت میں نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ باقی کسی بھی نبی کے زندہ ہونے کا کوئی پختہ اور کھرا ثبوت نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 240

محدث فتویٰ